سوال

(236) قربانی کے جانور کی اگر ٹانگ ٹوٹ جائے تو اس کی قربانی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے قربانی کا جانور پہلے ہی خرید لیا، اس کی تقدیر ٹانگ ٹوٹ گئی، اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لنگڑے جانور کی قربانی سے حدیث میں ممانعت آئی ہے، اس لئے جائز نہیں۔ ہاں، قربانی کے وقت کو پہنچ کر لنگڑا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ... ١٩٦... البقرة

یعنی اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ یا حلال ہونے کے وقت کو پہنچ جائے۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ قربانی جب حلال ہونے کے وقت کو پہنچ جائے تو وہ ایسی ہو جاتی ہے کہ گویا وہ ہو ہی گئی، اگرچہ دیدہ ہو ہی گئی، اگرچہ دیدہ دانستہ قربانی ذبح ہونے سے پہلے سر منڈانا جائز نہیں، لیکن کوئی غلطی سے منڈا لے تو قربانی میں خلل نہیں آتا، چنانچہ مشکوۃ باب الحلق : ص ۲۳۴ میں صراحتاً آیا ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ قربانی وقت کو پہنچ جائے تو کی ہوئی کے شمار میں ہے۔ پس ایسی حالت میں اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اس کا کوئی حرج نہیں، مثلاً عید پڑھنے کے بعد سینگ یا ٹانگ ٹوٹ جائے یا آنکھ پھوٹ جائے تو یہ قربانی کو مضر نہیں ہے، یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے ذبح کے وقت گرانے سے یا دبانے سے کوئی نقصان پہنچ جائے، بعض کا خیال ہے کہ جب جانور قربانی کے لئے نامزد ہو جائے تو پھر عیب پیدا ہونے میں کوئی حرج نہیں لیکن اول تو اس کا کوئی ثبوت نہیں، دوم لازم آتا ہے کہ زیادہ بیمار ہو کر ذبح تک نوبت پہنچ جائے تو قربانی ہو جائے حالانکہ وقت سے پہلے قربانی کا کوئی بھی قائل نہیں۔ نیز جو لوگ حج کو قربانیاں ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی قربانی راستے میں رہ جائے تو اس کو ذبح کر کے لوگوں کے لئے، یعنی مساکین کے لئے چھوڑ دے اور یہ (قاصد حج) اور اس کے رفقاء سے کوئی نہ کھائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وقت سے پہلے قربانی نہیں بلکہ صدقہ ہے۔ اگر قربانی ہوتی تو مساکین کے لئے کاص نہ ہوتی، اور نہ اس کے رفقاء کو رکاوٹ ہوتی، یہی وجہ ہے کہ اگر ضروری قربانی ہو تو اس کے عوض اس کو اور قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اگر نفلی ہو تو وہی کافی ہے۔ چنانچہ ترمذی میں ہے کیونکہ نفلی محض زیادہ ثواب حاصل کرنے کی خاطر کی جاتی ہے سو ثواب خدا تعالیٰ دے دیتا ہے۔ جیسے رمضان میں عمرہ کرنے سے حج کا ثواب مل جاتا ہے۔ مگر حج کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ اسی طرح وقت سے پہلے قربانی کا ثواب مل جاتا ہے قربانی نہیں ہوتی۔ نیز بہت لوگ چھوٹی عمر کا جانور لے کر قربانی کے لئے نامزد کر دیتے ہیں تو کیا باوجود چھوٹی عمر کے وہ قربانی سمجھ لیا جائے گا؟ پس صحیح یہ ہے کہ وقت سے پہلے قربانی نہیں ہوتی، اور جب قربانی نہ ہوئی تو اس میں جو عیب پیدا ہوا وہ قربانی بننے سے پہلے پیدا ہوا۔ پس ہوا ایسا ہو گیا جیسے قربانی خریدنے سے پہلے عیب ہو۔ اگر کہا جائے کہ جانور قربانی کے لئے نامزد کرنے سے اگر قربانی نہیں بنتا تو پھر نامزد کرنے کے بعد کسی اور مصرف میں اس کا استعمال جائز ہونا چاہیے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نامزد کرنے کے بعد جانور معلق ہو جاتا ہے اگر قربانی تک پہنچ گیا تو قربانی بن گیا، اگر درے اس کے دن

پورے ہوگئے تو صدقہ بن گیا۔ جیسے ابھی حدیث سے معلوم ہوا، اس لئے اس کو اپنے کسی اور مصرف میں لاسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص596

محدث فتویٰ